© rasailojaraid.com

مسئلہ پر مزید روشنی پڑ سکے افسوس ہے کہ اسٹیشین کا وہ پرچہ میرے پاس محفوظ نہیں ورنہ مفصل بحث اس موضوع پر کر دی ہوتی۔

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین ۵ — یعنی پھر تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ایک صاف دھواں ظاہر کرے

یغشی الناس ط ھذا عذاب الیم ۵ — یعنی یہ انسانوں کو گھیرے گا اور ایک بہت ہی بڑا عذاب ہوگا۔

پہلی آیت میں دخان کے معنی "دھواں" کہا گیا ہے جو کہ اکثر تراجم میں دیکھنے میں آتا ہے لیکن علامہ عبداللہ یوسف علی نے اپنے ترجمہ میں "دھند" پن کہا ہے۔ میرے نزدیک یہ زیادہ قرین قیاس ہے دھند ایک قسم کے بادل ہوتے ہیں اگرچہ دھوئیں کو بھی تو بادل ہی کی قسم کہا جا سکتا ہے مگر دھند بادل سے زیادہ قریب ہے۔

ان دونوں آیات سے یہ واضح ہے کہ اشارہ کسی حادثۂ عظیم کی طرف ہے بعض مفسرین نے یہ بات بھی کہدی ہے کہ غالباً یہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ مگر میرے نزدیک قیامت چونکہ ایک اچانک حادثہ ہوگا اس لئے اس کی علامات نہیں ہو سکتیں اس بناء پر یہ حادثہ کوئی اور حادثہ ہے۔ اسی سورۃ میں آگے چلکر ایک اور آیت انہی آیات سے نسبت رکھتی ہوئی ہیں بھی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اِنَّا کاشفو العذاب قلیلاً انکم عائدون — یعنی ہم یہ عذاب کچھ دیر کے لئے ہٹالیں گے اور تم پھر اپنے اعمال اختیار کر لوگے۔

تو گویا اس آیت سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ حادثہ قیامت کا حادثہ نہیں ہوگا بلکہ اس سے بیشتر کوئی حادثہ ہوگا جو عارضی ہوگا اور دنیا اس کے بعد برقرار رہیگی اس حادثہ کے متعلق مفسرین اور

© rasailojaraid.com